ترکی میں پہلی بین الاقوامی اردو ادب کانگریس بیاد احمد ندیم قاسمی کا افتتاح

کسی ادیب کو اس کی وسیع النظری بقائے دوام عطا کرتی ہے: پروفیسر ارتضیٰ کریم
احمد ندیم قاسمی بڑے ادیب و شاعر کے علاوہ اچھے انسان اور باپ بھی تھے: ناہید قاسمی

ترکی (13 اکتوبر 2016): ترکی کے دارالسلطنت انقرہ میں واقع شاندار انقرہ یونیورسٹی شعبہ اردو کے زیر اہتمام یونیورسٹی کے اناتالیہ مرکز کے ہوٹل Orsem میں معروف شاعر و افسانہ نگار احمد ندیم قاسمی کی صد سالہ یوم پیدائش کے موقعے پر پہلی بین الاقوامی اردو ادب کانگریس کا افتتاح کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی محترمہ ناہید قاسمی (احمد ندیم قاسمی کی بڑی صاحب زادی) نے کہا کہ مجھے وہ آج بے حد حساب یاد آرہے ہیں وہ ایک بڑے شاعر، افسانہ نگار، کالم نویس اور اعلیٰ پائے کے مدیر تو ہی تھے لیکن ایک بہترین انسان اور شفیق و بہترین باپ بھی تھے۔ پہلی بین الاقوامی اردو ادب کانگریس کی روح رواں صدر شعبہ اردو انقرہ یونیورسٹی پروفیسر آسماں ہیلن آزکن نے استقبالیہ خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ تقریباً نو مہینے کی محنت رنگ لائی اور آج یہ یادگار تاریخ ساز کانفرنس منعقد ہوئی۔ گذشتہ 15 جولائی کو ترکی کے سیاسی حالات کی تبدیلی نے ہمیں خوف زدہ کر دیا تھا۔ ہم لوگوں نے پھر بھی ہمت نہیں ہاری۔ ہم اپنی سرکار کے شکر گزار ہیں کہ انھوں نے ہمیں اپنے کانفرنس کے انعقاد میں بھرپور تعاون دیا۔ اس موقعے پر اظہار خیال کرتے ہوئے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ڈائرکٹر پروفیسر ارتضیٰ کریم نے کہا کہ ترکی جیسے ملک میں اردو ادب کانفرنس کا انعقاد اردو کی بین الاقوامیت کا ثبوت ہے۔ یہ کانفرنس بین الاقوامی سطح پر اردو کی مقبولیت اور تشہیر و تبلیغ کے نئے در وا کرے گی۔ پروفیسر ارتضیٰ کریم نے مزید کہا کہ کسی ادیب کو اس کی وسیع النظری بقائے دوام عطا کرتی ہے۔ احمد ندیم قاسمی اپنی انسان دوستی اور وسیع النظری کی بنا پر انتقال کے بعد بھی زندہ ہیں۔ بڑا ادیب کسی بھی تحریک سے بڑا ہوتا ہے۔ انھوں نے منتظمین کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ آج جب کہ ہندو پاک میں اردو کے زوال پذیر ہونے کا رونا رویا جا رہا ہے ترکی میں انقرہ یونیورسٹی کے ذریعے منعقدہ یہ کانفرنس ہم اردو والوں کے لیے ایک سبق ہے۔

افتتاحی اجلاس میں احمد ندیم قاسمی پر مبنی ایک دستاویزی فلم 'ندیم کہانی' دکھائی گئی جس میں احمد ندیم قاسمی کے بچپن، جوانی، تعلیم، ملازمت اور ادبی تخلیقات پر مفصل روشنی ڈالی گئی۔ کانفرنس کا باضابطہ اجلاس معروف ناقد پروفیسر انوار احمد کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس سیشن میں جاپان کی اوساکا یونیورسٹی سے پروفیسر مرغوب حسین طاہر نے 'احمد ندیم قاسمی کی غزل' کا بھرپور جائزہ لیا۔ انھوں نے کہا کہ قاسمی کی غزل دل کی آواز ہے جس میں تصوف بھی ہے اور تغزل بھی۔

ڈاکٹر اسلم جمشید پوری صدر شعبۂ اردو چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی میرٹھ انڈیا نے 'احمد ندیم قاسمی کے افسانوی ابعاد' پر مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ احمد ندیم قاسمی نے اپنے افسانوں میں انسان دوستی، جاگیردارانہ ظلم و جبر، مفلوک الحال کسان اور مزدور، مظلوم عورت جیسے موضوعات پر کامیاب افسانے تحریر کیے۔ ڈاکٹر عقیلہ بشیر (پاکستان) نے 'احمد ندیم' کے افسانے تانیثی تناظر میں پیش کرتے ہوئے کہا کہ قاسمی کے افسانے خواتین کے مسائل کا احاطہ کرتے ہیں اور ان کے متعدد خواتین کردار سماج میں اپنے حقوق کے لیے جدوجہد کرتے نظر آتے ہیں۔ پروفیسر قاضی عبدالرحمٰن عابد (ملتان) نے 'احمد ندیم کے خاکے: متوازی ادبی تاریخ' پیش کرتے ہوئے ادبی تاریخ نویسی پر بحث کی خصوصاً بیسویں صدی کی ادبی تاریخ نویسی کے مسائل کا احاطہ کیا۔ پروفیسر انوار احمد نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے احمد ندیم قاسمی کی شخصیت کے متعدد گوشوں پر روشنی ڈالی۔ خصوصی طور پر انھوں نے قاسمی اور منٹو کے گہرے دوستانہ روابط کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ منٹو نے کئی بار قاسمی کو فلموں کے لیے ممبئی بلوایا مگر قاسمی منع کرتے رہے۔

دوسرا اجلاس محترمہ پروفیسر روبینہ ترین (ملتان یونیورسٹی) کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس اجلاس میں معروف شاعر و ناقد اصغر ندیم سید نے احمد ندیم قاسمی کے افسانوں کے نچلے طبقے کے کردار، شاہد اقبال کامران نے احمد ندیم قاسمی: دل دانش اور دنیا کے درمیان، جاپان کے پروفیسر سویایان یاسر نے جدید اردو ادب کے فروغ میں احمد ندیم قاسمی کی خدمات اور راشدہ قاضی نے احمد ندیم قاسمی کی غزل و نظم پڑھ کر سنائی۔ اس موقعے پر پروفیسر روبینہ ترین نے ترکی میں اردو کانفرنس کے انعقاد کو اردو کے فروغ میں سنگ میل قرار دیا۔

رابطہ عامہ سیل